126

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون نمبر ۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۲۵/۶۰ | ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ۱۸ ظہور ۱۳۵۰ش ۱۸ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال اسلام آباد میں ہی قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل وعاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مجید احمد صاحب ابن منشی محمد صادق صاحب (مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کی اہلیہ صاحبہ پی اے ایف ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ جہاں اُن کی حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

(ملک محمد اسحاق محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کا داخلہ

تعلیم الاسلام کالج میں سالِ اوّل کا داخلہ ۲۳ (ظہور) اگست سے شروع ہوگا۔ تمام امیدوار پروویژنل سرٹیفیکیٹ، تفصیلی نمبروں کا کارڈ اور تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹوز درخواست کے ہمراہ لائیں۔

انٹرویو کے دوران سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ ۵۰ فیصد سے کم نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کو سائنس میں داخلہ نہیں ملے گا۔ تھرڈ ڈویژن میں پاس ہونے والے آرٹس کے امیدواروں کو انگریزی کا ٹسٹ دینا ہوگا۔

مستحق طلباء کو فیس کے علاوہ دوسری مراعات بھی دی جاتی ہیں۔ ۷۰ فیصد سے لے کر گورنمنٹ سکالرشپ کی حد تک نمبر پانے والوں کو پوری فیس کی رعایت دی جاتی ہے۔

نہایت صاف ستھرا اور پُرسکون اور ہر قسم کی مسموم فضا سے مبرا ماحول، محنتی سٹاف، ٹیوٹوریل نظام، سائنسی آلات سے آراستہ نہایت قیمتی لیبارٹریز ہمارا کالج ان تمام خصوصیات کا حامل ہے۔ اپنے قابل بچوں کو کالج کی تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں مرکز سلسلہ میں بھجوائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۸۔۹۔۱۰ اخاء/ اکتوبر ۱۳۵۰ ہش/ ۱۹۷۱ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔
۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔
۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونیوالے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کیلئے تیار کرنا شروع کر دیں۔
۴۔ مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان اور بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ دُنیا اور اِس کے مال و متاع اور حظ سب فانی ہیں

دُنیا سے دل لگانے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ حقیقی خوشی کا ذریعہ خدا سے دل لگانا ہے

"انسان کی سخت دلی اصل میں امیدوں پر ہوتی ہے لیکن انبیاء کی یہ حالت نہیں ہوتی جس قدر انبیاء ہوئے ہیں سب کی یہ حالت رہی ہے کہ اگر شام ہوئی ہے تو صبح کی ان کو اُمید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے اور اگر صبح ہوئی ہے تو شام کی امید نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے جب تک انسان کا یہ خیال نہ ہو کہ میں ایک مرنے والا ہوں تب تک وہ غیر اللہ سے دل لگانا چھوڑ نہیں سکتا اور آخر اس قسم کے افکار میں جان دیتا ہے۔ مرنے کے وقت کا کسی کو کیا علم ہوتا ہے۔ موت تو ناگہانی آجاتی ہے۔ اگر کوئی غور کرے تو اُسے معلوم ہو کہ یہ دُنیا اور اس کے مال و متاع اور حظ سب فانی اور جھوٹے ہیں۔ آخرکار وہ یہاں سے تہیدست جاوے گا اور اصل مطلوب جس سے وہ خوش رہ سکتا ہے وہ خدا سے دل لگانا ہے اور گناہ کی دلیری سے آزاد رہنا۔ کہنے کو یہ آسان ہے اور ہر ایک زبان سے کہہ سکتا ہے کہ میرا دل خدا سے لگا ہوا ہے مگر اس کا کرنا مشکل ہے۔ ایک دوکاندار کو دیکھو کہ وہ وزن تو کم تولتا ہے مگر زبان سے صوفیانہ کافیاں ایسی گاتا جاوے گا کہ دوسرے کو معلوم ہو کہ یہ بڑا خدا رسیدہ ہے۔ ایسی حالت میں لفظ اور باتیں تو زبان سے نکلتی ہیں مگر دل اُس کی تکذیب کرتا ہے۔ سجادہ نشینوں کو ایسے قصّے یاد ہوتے ہیں کہ دوسرا انسان سُن کر گرویدہ ہو جاتا ہے حالانکہ خود ان کا عمل درآمد اُن پر مطلق نہیں ہوتا۔ مگر تاہم ایسے انسان بھی ہوتے ہیں کہ وہ بات کو سمجھ لیتے ہیں اور اس دُنیا و مافیہا کا چھوڑنا ان پر آسان ہوتا ہے۔ جیسے کہ ابراہیم ادہم وغیرہ بادشاہ ہوئے ہیں کہ انہوں نے سلطنت کو ترک کر دیا۔ جب خوفِ الٰہی اُن کے قلب پر غالب ہوا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب دُنیا اور یہ خوف ایک جا جمع نہیں ہو سکتے اس لئے دُنیا کو چھوڑ دیا۔

جب ایک شخص ایک ناپائدار لذّت میں مصروف ہو تو جب اسے چھوڑے گا۔ اسی قدر اُسے رنج ہوگا۔ دُنیا سے دل لگانے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے اور آئندہ نیکی کی مناسبت اس سے نہیں رہتی۔"

(ملفوظات جلد ششم
صفحہ ۱۵۰-۱۵۱)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸۔ ظہور ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وطنِ عزیز کے تحفظ و استحکام کیلئے تحریکِ دعا

"میں اپنے ذاتی تجربہ سے دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بھی بڑھکر ہے بلکہ اسباب طبیعہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔"

"کرامت کیا چیز ہے! مومن کی دعا ہے جو قبول ہو کر ایک نہایت مشکل اور بعید از عقل کام کو پورا کر دیتی ہے اور تمام خلقت کو ایک حیرت میں ڈال دیتی ہے"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۵)

مندرجہ بالا روح پرور الفاظ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں حضور نے ان میں دعا کی اہمیت اور اس کی قبولیت کے عظیم نتائج کا ذکر فرمایا ہے۔ ہر سچا اور مخلص احمدی جس نے دعا کو اپنا شعار بنایا حضور کے ان ارشادات کے سچا اور مبنی بر حقیقت ہونے کا شاہد ہے۔

جماعت احمدیہ کی پوری تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ جب کبھی ہمیں اجتماعی یا انفرادی طور پر مشکلات و مصائب اور ابتلاؤں کا سامنا ہوا ہم نے عاجزانہ دعاؤں کے ذریعے اور گریہ و زاری کے ساتھ اپنے مولا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی غیر معمولی رنگ میں ہماری مدد اور تائید و نصرت فرمائی۔ اور بظاہر ناممکن حالات میں بھی قبولیت دعا کے ایسے ایسے نشانات ظاہر فرمائے جن سے ہمارے ایمان تازہ ہو گئے اور ہم علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہو گئے کہ واقعی

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں" "جو دعا کرتا ہے وہ کبھی محروم نہیں رہتا" خواہ کیسی ہی مشکلات ہوں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے۔" (مسیح موعود)

آج پھر ہمارے پیارے امام اور خلیفہ برحق (ایدہ اللہ تعالیٰ) نے ہمیں دعاؤں کی طرف بلایا ہے اور دردمندانہ دل کے ساتھ خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ

موجودہ ایام میں اپنے پیارے اور عزیز ملک پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے اور اس کی خوش حالی کی راہ میں پیش آمدہ مشکلات کے دُور ہونے کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کی جائیں۔

ہمیں امید واثق ہے کہ حضور کی اس تحریک کے ماتحت تمام مخلصین جماعت اپنی اپنی جگہ انفرادی اور اجتماعی رنگ میں دعاؤں میں لگے ہوئے ہوں گے۔ لیکن پیش آمدہ حالات کی نزاکت اور اہمیت اس امر کی مقتضی ہے کہ اس سلسلے میں پھر یاد دہانی کرائی جائے۔

ہمارا عزیز ملک ایک عرصہ سے مختلف خطرات میں گھرا ہوا ہے آئے دن نت نئے فتنے سر اٹھاتے ہیں اور ملک دشمن عناصر ملک کی سالمیت اور اس کے استحکام کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے ملک کی مختصر زندگی اور تاریخ میں اس قسم کے فتنے روز اوّل سے ہی اٹھتے چلے گئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و عنایت کی نظر ہمارے ملک پر رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر موقع پر اس کے غیر معمولی تصرف و تائید نے ملک کو بچا لیا اور دشمن اپنے منصوبوں میں ناکام و نامراد ہوتے رہے۔ قریباً ہر نازک اور اہم موقع پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ملک و ملت کے لئے دردمندانہ دعائیں کرنے کی توفیق بخشی ہے اور پھر انہیں قبولیت کے شرف سے بھی نوازا ہے۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

آج جو حالات ملک میں رونما ہو رہے ہیں اور اندرونی اور بیرونی طور پر ملک کو جو شدید خطرات درپیش ہیں انہیں ہمارے مقدس امام کی دوربین نگاہ نے ایک عرصہ قبل بھانپ لیا تھا یہی وجہ ہے کہ حضور نے کئی بار اپنے خطبات میں ان خطرات کی نشان دہی فرمائی اور احباب جماعت کو دعائیں کرنے کی تلقین و تحریک فرمائی۔ لیکن موجودہ ایام بالخصوص ایسے ہیں جب کہ کئی ایک نہایت خطرناک فتنوں نے سر اٹھایا ہوا ہے اور بہت سے بیرونی اور اندرونی خطرات درپیش ہیں چنانچہ حال ہی میں یوم پاکستان کے موقع پر صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے بھی ان کی نشان دہی کی ہے اور فرمایا ہے:۔

"ہم اپنے وطن عزیز کی آزادی کی سالگرہ سنگین واقعات کے زیر سایہ منا رہے ہیں پاکستان کے اتحاد اور سالمیت کو اندرونی تخریب اور بیرونی جارحیت کے خطرے نے چیلنج دے رکھا ہے۔ ..... میں ملک کی سالمیت کو پیش آمدہ خطرات کی سنگینی کو کم کر کے نہیں دکھانا چاہتا۔ موجودہ صورت حالات کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنی صفوں کے انتشار کو ختم کریں۔ اور چٹان کی طرح متحد و مضبوط ہو جائیں ... آئیے! ہم سب اپنے اپنے فرائض کو ایمان داری اور حوصلہ مندی سے سرانجام دیں اور خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کریں اور اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں۔"

(مشرق لاہور ۱۴ اگست)

صدر مملکت نے پاکستان کے باشندوں کو نہایت اہم اور قیمتی نصیحت فرمائی ہے۔ انہوں نے اپنے اپنے فرائض کو ایمانداری و حوصلہ مندی کے ساتھ سرانجام دینے کی تلقین کی ہے اور ساتھ ہی بطور خاص فرمایا ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کا ایک خاص طریق یہ ہے کہ ہم اس کے حضور عاجزانہ رنگ میں جھکیں اور اپنے وطن عزیز کے تحفظ و استحکام کے لئے خاص طور پر دعاؤں میں لگ جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۴ ہجرت کو ربوہ میں احباب جماعت سے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس میں حضور نے خاص طور پر یہ فرمایا کہ

ہمارا ملک اس وقت پریشانی کے دور میں سے گزر رہا ہے۔ گزشتہ فروری کے آخری ایام میں جب میں اپنے ملک کے لئے بہت دعائیں کیں تو مجھے یہی بتایا گیا کہ دعاؤں کے نتیجہ میں ہی خدا تعالیٰ کی رحمت کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پھر حضور نے فرمایا:

ہمارے لئے تو سب کچھ دعا ہی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تدبیر بھی دعا ہے اور دعا بھی تدبیر ہے تدبیر کے اصل معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جو سامان پیدا کئے ہیں وہ ہمارے لئے برکتوں کا موجب ہوں اس لحاظ سے تدبیر بھی دراصل دعا سے ہی مکمل ہوتی ہے اور دعا تو بہرحال تدبیر بھی ہے بلکہ سب سے بڑی تدبیر ہے۔ سو ان دنوں میں دوست خصوصیت کے ساتھ بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے اور عزیز ملک پاکستان کی تمام پریشانیاں دُور کرے اور اسے پوری طرح اور حقیقی معنوں میں پاکوں کا ملک بنا دے۔ آمین۔

احباب کو چاہیئے کہ موجودہ ایام میں حضور اقدس کی اس تحریک پر خاص طور پر عمل کریں اور حضور کی خواہش کے مطابق انتہائی گریہ و زاری اور تضرع کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ملک کو ہر قسم کی مشکلات اور فتنوں سے بچائے۔ دشمنوں کے ناپاک عزائم کو ناکام کرے اور پاکستان کو ہر لحاظ سے مستحکم اور ناقابل تسخیر بنا دے تا کہ وہ ترقی کی راہ پر رواں دواں رہے۔ آمین ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

127

قیام پاکستان کا روحانی پس منظر

استحکام پاکستان کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی الہامی تحریک

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

(قسط نمبر ۲)

خدائے علیم و خبیر نے اس موعود "پاک زمین" کی نسبت بعض حیرت انگیز مغیبات سے بھی مطلع فرمایا مثلاً

اول۔ ستمبر ۱۹۰۳ء میں الہام ہوا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں" (الحکم ۱۷-۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالانہ جلسہ فتح ۱۳۴۴ ہش/۱۹۶۵ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی رو سے پاکستان وہ قلعہ ہند ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوتے ہیں چنانچہ جب ۶ ستمبر کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اترے اور انہوں نے پاکستانی فوجوں کی مدد کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حملہ آور فوجوں کو ذلت آمیز شکست اٹھانا پڑی۔"

(الفضل ۱۸ صلح ۱۳۴۴ ہش/۱۹۶۵ء صفحہ ۲)

اس قلعہ پاکستان کو یہ عجیب خصوصیت حاصل ہے کہ اس عظیم ترین مسلمان حکومت کے باشندے اپنی تعداد میں، مراکش، الجزائر، تونس، لیبیا، مصر، سوڈان، لبنان، شام، شرق اردن، فلسطین، سعودی عرب، یمن، کویت، البحرین، قطر، عراق، مسقط، عمان، عدن، حضرموت، جزائر مالدیپ، افغانستان، صومالیہ اور قبرص کی مجموعی آبادی سے بھی بہت زیادہ ہیں۔

دوم۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی سیاسی زندگی کا آغاز آپ کے سوانح نگار مولانا سید رئیس احمد جعفری کی تحقیق کے مطابق ٹھیک ۱۹۰۵ء میں ہوا (ملاحظہ ہو "قائد اعظم اور ان کا عہد" صفحہ ۳۹) خدا کی قدرت ٹھیک اسی سال حضور نے خواب دیکھا کہ:

"زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (یعنی ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔ ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے اس کے بعد میں نے باواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا اور اس نے کہا سید محمد علی شاہ آگئے ہیں۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے جیسے روئی دھنی جاتی ہے اس کے بعد یہ وحی نازل ہوئی ہے۔ ہے ہراد پہ تمہارے وہ جو ہے مولا کریم۔

(بدر ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

اس نہایت عجیب اور پراسرار خواب میں (جو بہت سی غیبی خبروں پر مشتمل تھا) نہ صرف قیام پاکستان کے روحانی پس منظر اور اس کے معرض وجود میں آنے کے وقت کی سیاسی فضا کا نہایت بلیغ نقشہ کھینچا گیا تھا۔ بلکہ اس میں بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم کا نام نامی تک بتا دیا گیا تھا نیز ایک روحانی انسان کا پتہ بھی دیا گیا تھا۔ جو اپنے روحانی منصب کے اعتبار سے ایک اونچے درخت پر بیٹھے اذان کی پرشوکت الفاظ سے آسمانی نوبت کو پورے زور سے بجاتا اور خدائی بادشاہت کی منادی کر رہا تھا۔ تمام رؤیا کے اس نظارہ میں بالواسطہ طور پر یہ بھی پیشگوئی موجود تھی کہ قیام پاکستان کے دشمن اس کے نقشہ عالم پر ابھرتے ہی یہ سمجھتے ہوں گے کہ یہ نوزائیدہ مملکت بہت جلد تباہ ہو جائے گی۔ مگر دنیا پر مختلف واقعات سے آشکارا ہو جائے گا اور اسکے پیچھے مولا کریم کی زبردست قدرت اور نصرت کام کر رہی ہے۔

"پاک زمین" کیلئے ابتدائی اسباب اور سیاسیات ہند میں تغیر عظیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

"جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے۔ اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔" (برکات الدعا، طبع اول صفحہ ۱۰، اشاعت رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ)

اس خدائی سنت کے عین مطابق حضرت احدیت جل اسمہ کی طرف سے "پاک زمین" کے لئے بھی (جو اپنی ماہیت و حقیقت کے اعتبار سے بالکل پردہ غیب میں تھی) زمین پر بے شمار خارجی اور مادی اسباب پیدا کئے گئے جن کے نتیجہ میں ایسے ایسے تغیرات و انقلابات واقع ہوئے کہ بالآخر خود برطانوی حکومت اور آل انڈیا نیشنل کانگرس مطالبہ پاکستان ("پاک زمین") کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔

اس سلسلہ میں ایک خاص تصرف الٰہی یہ بھی ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو انتقال اقتدار محض دستوری اور آئینی ذرائع سے ہوا۔ بیچاری مسلمان قوم ہندوستان میں اقتصادی طور پر از حد پسماندہ، تنظیم و نسق کے لحاظ سے منتشر اور عددی حیثیت سے اقلیت میں تھی۔ مگر مسلمانوں نے من حیث الجماعت نہ قانون شکنی کی نہ بغاوت کا کوئی طریق اختیار کیا۔ اور نہ انہیں ان ناجائز سیاسی حربوں کو زیر استعمال لانے کی ضرورت پیش آئی۔ جو آزادی حاصل کرنے والی سیاسی جماعتوں کے لئے لازمی اور ناگزیر سمجھے جاتے ہیں۔

پاکستان اگرچہ مسلمانان ہند کا قومی نعرہ تھا جو مختلف ارتقائی منازل و مراحل طے کرنے کے بعد معین صورت اور معین الفاظ میں ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو بلند ہوا اور بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس کی جدوجہد میں انگریز اور ہندو نے منفی اور مسلمان نے مثبت رنگ میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ انگریزوں نے اپنے مفاد اور اپنی مستقل سیاسی پالیسی کے مطابق ہر ہندوستانی کو مذہبی آزادی دی اور مسلمانوں کو مستقل قوم تسلیم کر کے مسلم لیگ کو بالآخر اس کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم کر لیا اس طرح خدا تعالیٰ نے خود انگریزوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی جداگانہ ہستی کے سیاسی تحفظ کی آئینی بنیاد مہیا فرما دی۔

ہندوؤں نے انگریز کا بلاشرکت غیرے واحد سیاسی جانشین بننے [illegible] پورے ملک کی معیشت و تجارت پر قبضہ جما کر مسلمان قوم کے ساتھ محض اختلاف مذہب کی بناء پر شودروں اور اچھوتوں اور ملیچھوں کا سا برتاؤ روا رکھا۔ یہاں بعض لوگوں کو اپنا آلہ کار بنا کر مسلمانوں کی صفوں میں تفرقہ و انتشار پیدا کیا

اسلام اور مسلمانوں کی نسبت آسمانی بشارتیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیم شبی تضرعات اور نالہ ہائے آہ و بکا نے آسمانوں پر دھوم مچا دی اور خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین و آسمان کی طرف سے یہ خوشخبری دی گئی

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۲۲ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ مطبوعہ ۱۸۸۴ء) یعنی اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آ گیا اور اب وہ وقت آ رہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم پڑے گا۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۳۳) پھر الہام رؤیا میں دکھایا گیا کہ عنایات الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں اور یقین کامل ہے کہ اس قوت ایمان اور اخلاص اور توکل کو جو مسلمانوں کو فراموش ہو گئے ہیں۔ پھر خداوند کریم یاد دلائے گا۔ اور بہتوں کو اپنے خاص برکات سے متمتع کرے گا کہ ہر یک برکت ظاہری و باطنی اسی کے ہاتھ میں ہے۔

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۰)

قیام پاکستان کی واضح پیشگوئیاں الہامات میں

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو "ایک پاک زمین" کی بھی بشارت دی گئی جو ہجرت کے ساتھ وابستہ تھی چنانچہ حضور نے اپریل ۱۹۰۲ء میں رسالہ "دافع البلاء" کے صفحہ ۱۲ پر اپنے ایک الہام کا ترجمہ درج ذیل الفاظ میں شائع فرمایا۔

"عیسائی لوگ ایذا رسانی کے لئے مکر کریں گے (ریڈکلف کی ناپاک سازش کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ ناقل) اور خدا بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہوں گے اور کہہ کہ خدایا پاک زمین میں مجھے جگہ دے یہ ایک روحانی طور کی ہجرت ہے۔"

سر توڑ کوشش کی۔ ان کے اس ذلت آمیز سلوک سے مسلمانوں کا احساس خودداری زندہ اور اُن کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہوگئیں اور ان کی مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑانے کی پالیسی کا ردعمل یہ ہوا کہ زخم رسیدہ مسلمانوں پر جب اصل حقیقت نمایاں ہوگئی تو وہ بہت جلد ایک سیاسی پلیٹ فارم پر جمع ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ اس طرح پاکستان کا وہ تخیل جس کا نظارہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کی کشفی آنکھ نے دیکھا تھا بالآخر خلافت ثانیہ میں عملی شکل میں قائم ہوگیا اور غریب اور کمزور مسلمانوں کے طفیل خود ہندو اکثریت کو بھی آزادی مل گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لطیف ارشاد ہے۔ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِ کُمْ۔ (بخاری کتاب الجہاد جلد ا صفحہ ۴۰۵) کہ تم کو غریبوں اور کمزوروں کی وجہ سے ہی مدد ملتی اور رزق عطا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل سے ضمناً اس حقیقت پر بھی مہر تصدیق ثبت ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی خواب میں جو بزرگ درخت پر بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے وہ حضرت سیدنا المصلح الموعود تھے جن کے مبارک عہد خلافت میں آسمانی افواج کے ذریعہ پاکستان کا قیام نہایت مخالف و ناساعد حالات میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو عمل میں آیا۔

ایک نہایت ایمان افروز واقعہ

اس تعلق میں ایک ایمان افروز واقعہ بھی قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء کی شب کو الہام نازل ہوا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (میں تیرے پاس اچانک فوجوں کے ساتھ آؤں گا) غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ الہام پاکستان کی سیاسی اور قومی تاریخ میں آج تک ایک نمایاں عنوان رہا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جس رات یہ الہام ہوا اُسی شب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود (المصلح الموعودؓ) کو بھی بتایا گیا کہ یہ الہام حضرت مسیح موعودؑ پر نازل کیا گیا ہے چنانچہ سیدنا المصلح الموعود کی روایت ہے کہ۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا انی مع الافواج آتیک بغتۃً میں اپنی افواج کے ساتھ اچانک تیری مدد کے لئے آؤں گا جس رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا اس رات ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا ہے انی مع الافواج آتیک بغتۃً جب صبح ہوئی تو مفتی محمد صادق صاحب نے مجھے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو تازہ الہامات ہوئے ہوں۔ وہ اندر سے لکھوا لاؤ۔ مفتی صاحب نے اس ڈیوٹی پر مجھے مقرر کیا ہوا تھا اور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تازہ الہامات آپ سے لکھوا کر مفتی صاحب کو لا کر دے دیا کرتا تھا تاکہ وہ انہیں اخبار میں شائع کردیں۔ اس روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب الہامات لکھ کر دیئے تو جلدی میں آپ یہ الہام لکھنا بھول گئے کہ انی مع الافواج آتیک بغتۃً۔ میں نے جب ان الہامات کو پڑھا تو میں شرم کی وجہ سے یہ جرأت بھی نہ کرسکتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس بارہ میں کچھ عرض کروں اور یہ بھی جی نہ مانتا تھا کہ جو مجھے بتایا گیا تھا اُسے غلط سمجھ لوں اسی حالت میں کئی دفعہ میں آپ سے عرض کرنے کے لئے دروازہ کے پاس جاتا مگر پھر لوٹ آتا پھر جاتا اور پھر لوٹ آتا آخر میں نے جرأت سے کام لے کر کہہ ہی دیا کہ رات مجھے ایک فرشتہ نے بتایا تھا کہ آپ کو الہام ہوا ہے۔ انی مع الافواج آتیک بغتۃً مگر ان الہامات میں اس کا ذکر نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ الہام ہوا تھا مگر لکھتے ہوئے میں بھول گیا۔ چنانچہ کاپی کھولی تو اس میں یہ الہام درج تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اس الہام کو بھی اخبار کی اشاعت کے لیے درج فرمایا۔

(تفسیر کبیر از زمل ۲۴۴/۸ ۹۶۸)

اس تصرف الٰہی میں واضح حکمت یہی تھی کہ چونکہ پاکستان کا قیام اور اس میں فوجوں کی آمد کے متعدد واقعات کا ظہور حضرت مصلح الموعودؓ کے دور خلافت میں مقدر تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں انی مع الافواج آتیک بغتۃً کا الہام اپنے پیارے مسیح موعودؑ پر کیا وہاں اسی کے ساتھ ہی اس کی فوری اطلاع اپنے فرشتہ کے ذریعہ سیدنا محمودؓ کو بھی کردی۔

خلافت ثانیہ میں پاکستان کی تشکیل و تعمیر کا باطنی محرک

حضرت مصلح موعود کے زمانہ خلافت میں پاکستان کی تشکیل و تعمیر کیوں ہوئی؟ اس کی مادی اور ظاہری وجہ تو ظاہر ہی ہے کہ حضور نے اور حضور کی قیادت و راہنمائی میں جماعت احمدیہ نے تحریک پاکستان کے جہاد میں پُرجوش اور ناقابل فراموش حصہ لیا مگر اس کا اصل اور روحانی باعث یہ ہے کہ حضور نہایت درد سے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ الٰہی کوئی علاقہ ہمیں ایسا دے جہاں ہم قرآنی تعلیم کے مطابق عمل کرسکیں جس پر خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ کو پاکستان جیسی عظیم مملکت عطا فرمائی۔

(الفضل ۹ اپریل ۱۹۴۸ء ص ۶)

حضرت سیدنا محمود کا دعاؤں سے خارق عادت شغف

اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور سربلندی کا بے پناہ ذوق و شوق حق تعالیٰ نے آپ کی پاک اور مطہر فطرت میں رکھ دیا تھا اور آپ بچپن ہی سے غم ملت کے لئے اشکبار اور بے قرار رہتے تھے دعاؤں میں آپ کا یہ شغف ایسا غیر معمولی اور خارق عادت اور والہانہ رنگ رکھتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی اور قدیم صحابہ کو آپ پر رشک آتا تھا۔ چنانچہ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ فرمایا کرتے تھے کہ۔

ایک دفعہ میں نے ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا۔ کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ مجھ سے پہلے کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لیا تو آپ نے فرمایا میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا۔

(الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۵ کالم ۲)

جامعہ نصرت (برائے خواتین) میں گیارہویں کلاس کا داخلہ

لاہور اور ملتان کے تعلیمی بورڈز کی طرف سے میٹرک کے نتائج کا اعلان ہوچکا ہے۔ اب سرگودھا بورڈ سے بھی میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہو گیا ہے۔ نتیجہ کے دس روز بعد تمام میٹرک پاس طالبات کے لئے فرسٹ ایئر میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس میں داخلہ شروع ہو جائے گا۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس کالج آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

تمام وہ احباب جو اپنی بچیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کا ارادہ رکھتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں تاکہ وہ خالص اسلامی اور پاکیزہ ماحول میں تعلیم حاصل کرسکیں۔ مغربی پاکستان میں جامعہ نصرت خواتین کی اعلیٰ تعلیم کے لئے واحد تعلیمی ادارہ ہے جہاں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم لازمی ہے اور اس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ اس ادارہ کی نگران اعلیٰ ہیں۔ آپ طالبات و سٹاف کی راہبری و راہنمائی فرماتی ہیں۔

دینیات کے سالانہ امتحانات آپ کی زیر نگرانی منعقد کئے جاتے ہیں اور ایف اے اور بی اے میں فرسٹ آنے والی طالبات کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے طلائی تمغہ جات دیئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انعامی دینیات ٹسٹ میں بھی طالبات شوق سے حصہ لیتی ہیں اور ہر برس حضرت خلیفۃ المسیح سکالرشپ حاصل کرتی ہیں جو سال بھر کی کالج فیس پر مشتمل ہوتا ہے۔ جامعہ نصرت کے ایف اے اور بی اے کے سالانہ نتائج بھی بفضل ایزدی نہایت قابلِ رشک ہوتے ہیں۔ گزشتہ برس ایف اے کا نتیجہ ۹۶ فیصد تھا اور پندرہ طالبات وظائف کی حقدار قرار دی گئیں۔ ایف ایس سی میڈیکل اور پری انجینئرنگ کلاسز بھی جاری ہیں سائنس بلاک کی شاندار عمارت تیار ہوچکی ہے لیبارٹریز میں تمام ضروری سامان مہیا کیا جا چکا ہے اور آرٹس اور سائنس کا تمام سٹاف کوالیفائڈ ہے اور نہایت محنت اور توجہ سے اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ جامعہ نصرت کی طالبات صرف کورس کی کتابیں ہی نہیں پڑھتیں بلکہ علمائے سلسلہ گاہے گاہے مختلف عنوانات پر لیکچر دیتے ہیں اس سے مستفید ہوتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے منعقد کردہ تمام امتحانات و مقابلہ جات میں شرکت کرتی ہیں اور اکثر اول و دوم پوزیشن حاصل کرتی ہیں۔ امسال جلسہ سالانہ تقسیم اسناد و انعامات پر حضرت بیگم صاحبہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا اور طالبات کو زریں نصائح سے نوازا۔ حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ ڈائریکٹریس جامعہ نصرت اکثر طالبات سے خطاب فرماتی رہتی ہیں آپکی بیش بہا پند و نصائح سموم مغربی فضا سے محفوظ رہنے کے لئے طالبات کے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔

جامعہ نصرت ہوسٹل میں بورڈرز کی تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ طالبات کی نگرانی کے لئے ہمہ وقت سپرنٹنڈنٹ موجود ہے حضرت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ انکی تربیت میں عملاً دلچسپی لیتی ہیں آپ کالج اور ہوسٹل میں تشریف لاکر اپنی قیمتی نصائح سے اساتذہ و طالبات کی راہنمائی کرتی ہیں نیز ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ہوسٹل کی طالبات اپنی زندگیوں کو صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کریں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ ماہ رمضان میں درس اور تراویح کیلئے سپرنٹنڈنٹ کی معیت میں طالبات مسجد جاتی ہیں سحری اور افطاری کا نہایت تسلی بخش انتظام کیا جاتا ہے۔ الغرض احباب اگر اپنی تعلیم یافتہ بچیوں کو صحیح رنگ میں مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں اور پرسکون پاکیزہ ماحول میں تعلیم دلوانا چاہتے ہیں تو جامعہ نصرت سے بہتر کوئی کالج نہیں۔

داخل ہونیوالی طالبات کو چند ایک امور ذہن نشین کر لینے چاہئیں۔

۱۔ ہر مسلمان طالبہ کے لئے اسلامی پردہ لازمی ہے۔ کالج میں داخل ہونے والی طالبات کے لئے ضروری ہے کہ برقع پہن کر آئیں۔
۲۔ سفید سوتی یونیفارم لازمی ہے۔
۳۔ تمام فرسٹ ایئر کی طالبات کا اردو۔ انگریزی اور دینیات کا امتحان ہوگا یہ ٹسٹ ہر طالبہ کیلئے لازمی ہیں۔ ان کے نتائج کی بنا پر سیکشن بنائے جاتے ہیں۔
۴۔ ایف۔ ایس سی میڈیکل یا نان میڈیکل میں صرف فرسٹ کلاس طالبات داخل کی جائیں گی۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان میٹرک

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

خلاصہ۔ شامل امتحان ۱۴۹ (سائنس گروپ = ۱۱۲ آرٹس گروپ = ۳۷)
پاس = ۱۴۴ (سائنس گروپ ۱۰۸ - آرٹس گروپ = ۳۶ کل = ۱۴۴)
فسٹ ڈویژن = ۶۰ سکنڈ ڈویژن = ۷۶ - تھرڈ ڈویژن = ۸
فیل ۵ - جو لڑکے فیل شمار ہوئے ہیں وہ دراصل کمپارٹمنٹ میں ہیں اور اکتوبر میں جو امتحان ہوگا اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(ہیڈ ماسٹر)

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
سائنس گروپ		
محمد ادریس منیر	۶۷۷	I
عبدالشکور خان	۴۳۸	II
منیر احمد جاوید	۶۴۳	I
ضیاء العظیم ہاشمی	۵۳۲	II
ضیاء الدین	۴۸۵	II
اعجاز احمد	۵۰۹	II
منیر احمد خان	۶۸۶	I
اطہر محمود قریشی	۴۴۷	II
مظفر احمد	۴۷۵	II
محمد ادریس	۶۲۰	I
سید افتخار حسین	۵۶۴	I
منور خان	۵۲۰	II
سید محمود اللہ شاہ	۵۴۰	I
محمد جمیل	۶۱۸	I
عبدالمنان انجم	۵۷۴	I
غلام فرید عارف	۵۸۷	I
فخر احمد	۴۹۰	II
کریم اللہ مظہر	نمبر بعد میں	
عبداللطیف جاوید	"	
محمد کریم	"	
منصور احمد کوکب	"	
سلیم احمد باجوہ	۵۳۱	II
ظفر اقبال حیدرانی	۶۱۲	I
لطیف انور	۴۷۵	II
محمد شفقت خان	۵۲۶	II
وسیم الدین احمد	۵۴۹	I
نصیر احمد قمر	۶۴۰	I
طلعت محمود	۴۳۰	II
رشید احمد	۴۷۰	II
عبدالحی	۴۶۶	II
نصیر احمد	۴۶۶	II
رشید احمد	۵۳۳	II
منظور احمد	۵۴۰	I
محمد اشرف	۵۹۰	I
مختار احمد خان	۴۱۵	II

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
نصیر احمد بھٹی	۶۷۰	I
محمد ارشد	۵۴۰	I
محمد رفیع اللہ	۵۸۲	I
ناصر احمد محمود	۵۳۱	II
محمد زبیر منگلا	۵۷۹	I
نصیر احمد قریشی	۴۵۲	II
سید وسیم احمد شاہ	۵۳۱	II
افتخار حسین طارق	۶۱۹	I
رفیق احمد	۶۸۳	I
اصغر علی	۳۳۲	III
شاہد احمد باجوہ	۶۵۰	I
پرویز حسین شاہ	۵۱۵	II
محمد صادق	۷۰۸ سیکنڈ	I
محمود الانور	۶۳۷	I
سجاد احمد	۴۲۷	II
مبارک احمد	۶۱۲	I
محمد انعام یوسف	۵۶۲	I
مبشر احمد	۵۴۶	I
طارق محمود	۴۰۴	II
منیر احمد مبشر	۷۲۸ اول	I
جاوید اقبال	۵۲۷	II
عبدالحمید عارف	۴۱۸	II
مقبول حسین	۵۰۶	II
سجاد احمد	۴۸۲	II
مرزا ابراہیم رحمت اللہ	۵۱۳	II
ظہیر احمد فاروقی	۴۸۹	II
مسعود احمد بھٹی	۵۶۰	I
ابراہیم عثمان	۴۹۷	II
رشید طارق احمد	۶۴۱	I
رضا محمود رضوی	۶۱۴	I
عبدالصمد شفیق	۵۱۱	II
مبارک احمد تنویر	۵۴۸	I
نصیر احمد خان	۶۶۱	I
نصیر احمد	۴۷۵	II
محمد منیر	۵۲۷	II
احسان اللہ	۶۶۱	I

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
محمد اسحٰق خان	۵۱۴	II
نسیم احمد	۵۶۳	I
محمد ادریس	۵۹۵	I
شکیل احمد قمر	۳۱۵	III
فہیم احمد ظفر	۵۵۷	I
مبشر احمد	۵۷۰	I
کلیم احمد طاہر	۵۲۶	II
عبدالشکور ناصر	۵۵۲	I
ناصر احمد خالد	۵۴۰	I
ممتاز احمد	۴۷۴	II
طارق ریحان خان	۵۱۴	II
مظفر احمد	۵۱۷	II
خالد محمود	۴۷۵	II
مقبول احمد	۴۳۹	II
عبدالمومن عامر	۵۸۶	I
سہیل احمد	۳۸۶	III
عبدالماجد عمر	۵۹۸	I
عبدالرحیم طارق	۵۲۶	II
محمد اسلم	۶۶۲	I
ظفر اقبال	۴۳۶	II
سید منیر احمد	۴۷۰	II
عبدالغفار	۶۹۹ تھرڈ	I
افتخار احمد	۴۷۰	II
طارق جاوید	۴۷۰	II
منیر احمد	۵۰۵	II
حمید الدین ناصر	۴۵۱	II
سید شاہد منظور	۵۳۱	II
میر ظہور الدین	۴۰۹	II
حمید احمد خان	۶۰۲	I
سیف اللہ	۵۵۵	I
محمد نواز	۴۴۳	II
محمد اجمل خان	۵۴۰	I
انور حسن	۴۷۰	II
محمد منیر	۴۶۱	II
محمد نواز گوندل	۶۱۷	I
محمد احمد	۴۱۵	II
طارق احمد	۴۲۸	II
آرٹس گروپ		
مبشر احمد مبلغ	۶۳۴	I
محمد انور صابر	۵۸۷	I
طاہر محمود خان	۴۶۸	II
محمد یونس خادم	۵۸۳	I
رستم علی شاد	۶۲۰	I
منصور احمد مبشر	۴۵۳	II
عبدالرحمٰن انور	۵۴۸	I
عبدالمجید	۴۳۵	II
حبیب احمد	۴۳۴	II
بشیر احمد	۶۲۶	I
محمد نذیر	۵۲۵	II
محمد یار	۴۶۴	II

نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
مانک علی	۴۶۵	II
احمد نواز	۵۴۱	I
امیر بخش	۴۳۵	II
محمد منشا	۴۵۷	II
محمد یوسف	۶۹۷	I
نفل نعیم	۳۳۲	III
عبدالرشید	۳۵۸	III
ظہیر احمد چٹھہ	۵۲۴	II
سید مشتاق حسین	۵۱۶	II
محمد عمر فاروقی	۶۰۴	I
افتخار احمد	۵۴۰	I
حبیب الرحمٰن شبلی	۴۷۶	II
محمد اجمل خان	۵۵۷	I
آفتاب حسین کمال	۴۸۴	II
مبارک احمد	۴۲۷	II
طاہر خورشید	۳۱۶	III
محمد انور	۳۵۰	III
لطف الدین	۵۱۲	II
عبدالرشید طاہر	۵۵۲	I
مبشر احمد	۵۰۰	II
جہانگیر احمد	۴۰۸	II
منیر احمد ناصر	۳۹۰	III
بشارت اللہ خلیل	۴۵۰	II
محمد سرور شاہ	۵۱۸	II

کمپارٹمنٹ

محمد بخش ریاضی۔ کیمسٹری
محمد نواز منور۔ ریاضی کیمسٹری
لئیق احمد طاہر۔ انگریزی۔ ریاضی۔ فزکس کیمسٹری
داؤد احمد نعیم۔ انگریزی۔ ریاضی۔ ڈرائنگ
شمس الدین۔ انگریزی۔ اردو۔ معاشرتی علوم

درخواست دعا

۱۔ عزیزم چوہدری نذیر احمد صاحب علاج کے بعد ملٹری ہسپتال سرگودھا سے ڈسچارج ہو کر گھر آگئے ہیں۔ کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ وزن بھی بہت گر گیا ہے۔

احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو مکمل صحت اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

(کیپٹن محمد سعید دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ کئی روز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نصیر احمد نجم۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

میری اولاد کو نیک دیندار اور صحت مند زندگی عطا ہو اور ہر شر سے محفوظ و مامون رکھے نیز میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے ان سے نجات دے

(بشیر احمد حامد کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمٰن کے بندے اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت سے غافل نہیں ہوتے

وہ دُعا کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ بلکہ اُن کی نسلوں کو ہمیشہ نیکی پر قائم رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رحمٰن کے بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دورِ اقتدار میں اس دعا کو بھی نظر انداز کر دیا اور وہ اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت سے غافل ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ایک کر کے تمام حکومتیں اُن کے قبضہ سے نکل گئیں اور اغیار نے اُن کے ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ اگر مسلمان اپنے دورِ حکومت میں اُن بلند اخلاق کے حامل رہتے ہیں جن کا اس سورۃ میں ذکر کیا گیا ہے اور وہ رات اور دن اللہ تعالےٰ سے یہ دعائیں کرتے رہتے کہ خدایا ہمیں ایسی اولاد عطا فرما جو ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہو۔ اور وہ اپنی آئندہ نسلوں کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہوتے تو وہ نالائق بادشاہ اُمّتِ محمدیہ میں کیوں پیدا ہوتے جنہوں نے تخت و تاج کو اپنی عیاشیوں کی نذر کر دیا۔ اور وہ حکومتیں جو ان کے آباؤ اجداد نے بڑی بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کی تھیں اُن کو اپنی بدکرداریوں سے ضائع کر دیا۔ یہ تنزل مسلمانوں پر اس لئے آیا کہ وہ عباد الرحمٰن کے فرائض بھولتے چلے گئے اور جب انہوں نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا تو خدا تعالیٰ بھی انہیں بھول گیا۔ اور اس نے انہیں تاج و تخت سے محروم کر دیا۔ بے شک یہ جو کچھ ہوا نہایت افسوسناک ہے لیکن اگر آئندہ کے لئے ہی مسلمان عبرت حاصل کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں اور خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہیں کہ وہ ان کی زندگی میں بھی اور ان کی موت کے بعد بھی اُن کی نسلوں کو نیکی پر قائم رکھے اور ہمیشہ اُن کا وجود اُن کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنے تو اب بھی وہ اپنی کھوئی ہوئی متاع کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پس انہیں اپنی ہمتوں کو بلند کرنا چاہیئے اور مایوسی کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بتایا ہے کہ مومن چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ لیڈر اور امام بننے کی دُعا کرتا ہے مگر کن کا امام؟ متقیوں کا امام، غیر متقیوں کا نہیں، ممکن ہے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہر شخص کس طرح لیڈر اور امام بن سکتا ہے۔ سو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مرد کوشش کرے کہ میری بیوی دین سے واقف ہو۔ نماز روزہ کی پابند ہو۔ دینی کاموں میں حصہ لینے والی ہو بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو تو مرد امام ہو گا۔ اور بیوی ماموم۔ اسی طرح اگر ماں اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کرے تو وہ امام ہو گی اور اولاد ماموم۔ اور اولاد کے نیک کام بھی اس کی طرف منسوب کئے جائیں گے۔ عورت قبر میں سو رہی ہو گی مگر جب اس کے بچے صبح کی نماز پڑھیں گے تو فرشتے لکھ رہے ہوں گے کہ اس بی بی نے صبح کی نماز پڑھی۔ یہی حال مردوں کا ہے وہ بھی جتنے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنیں گے۔ ان سب کے نیک اعمال کے ثواب میں وہ بھی شریک ہوں گے اس طرح وہ امام ہوں گے اور دوسرے لوگ ماموم۔

غرض اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ اپنی آئندہ نسل کی دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ وہ نورِ ایمان جو اُن کے دلوں میں پایا جاتا ہے، صرف اُن کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہ آئے جس میں اُن کی اولاد یا اُن کے متبع اور شاگرد دُنیاداری کی طرف مائل ہو جائیں اور خدا اور رسول کے احکام پر دُنیا کو مقدّم کر لیں۔ قرآن کریم نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ کَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ (مریم ع) یعنی وہ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ خدائے واحد کی حکومت دُنیا میں ہمیشہ قائم رہے۔ اور ہمیشہ کے لئے نماز اور زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے اور یہی ہر مومن کا کام ہے اور اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے غافل نہ ہو۔ وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے دُعائیں بھی کرتا رہے اور خود ان کا معلم بنے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ ہمیشہ اسلام کا جھنڈا اونچا رکھیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے رہیں۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صد ۱۸۳-۱۸۴)

سالانہ تربیتی اجتماع انصار اللہ صوبہ بلوچستان

صدر مجلس انصار اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۸-۲۹ ظہور/اگست بروز ہفتہ و اتوار صوبہ بلوچستان کی مجالس انصار اللہ کا تربیتی اجتماع انشاء اللہ العزیز کوئٹہ میں منعقد ہو گا۔ اس اجتماع میں .... مرکز کی طرف سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب کی شرکت متوقع ہے۔ صوبہ بلوچستان کے تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل ۱۵ ظہور (اگست) سے ایک ماہ کی رخصت پر ربوہ سے باہر جا رہے ہیں لہٰذا وکالت مال سے دفتری خط و کتابت کرتے وقت ایڈریس میں ان کا نام تحریر نہ کیا جائے۔ رخصت کے ایام میں چوہدری صاحب موصوف کا ایڈریس حسب ذیل ہو گا۔

معرفت مسجد نور شاہراہ رضا شاہ پہلوی (سابق مری روڈ) راولپنڈی

(آفس سپرنٹنڈنٹ۔ وکالت مال اوّل تحریک جدید)

گوجرہ ضلع لائل پور میں انصار اللہ کا اجتماع

مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لائل پور کی تجویز پر صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مورخہ ۲۲ ظہور (اگست) بروز اتوار گوجرہ میں انصار اللہ کا اجتماع منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ تحصیل گوجرہ سے تعلق رکھنے والے تمام انصار سے گزارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں۔ توقع ہے کہ مرکز سے مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب اس اجتماع میں مرکز کی نمائندگی فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے امسال انصار اللہ کا سولھواں مرکزی اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر مجلس شوریٰ انصار اللہ کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ شوریٰ کا ایجنڈا زیر ترتیب ہے تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ زعیم/زعیم اعلیٰ اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد تجویز/تجاویز معین الفاظ میں لکھ کر مرکز میں بھجوا سکتے ہیں قواعد کے مطابق ایسی تجاویز پر غور نہیں ہو سکتا جو مجلس عاملہ میں پیش ہو کر منظور نہ ہو چکی ہوں۔ وقت تھوڑا ہے مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے واقفین زندگی متوجہ ہوں

وہ طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنے رول نمبر، نتیجہ امتحان اور مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ اس غرض کے لئے ۱۵ تبوک (ستمبر) کو دفتر وکالت دیوان میں تمام واقفین کا انٹرویو ہو گا۔ لہٰذا واقفین اپنے جملہ کوائف سے ہمیں فوراً مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)